© rasailojaraid.com

درسِ حدیث

مولانا عبداللطیف مدنی

شرم وحیا ایمان کا بڑا حصہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاَحْمَدُبْنُ مَنِیْعِ المَعْنٰی وَاحِدٌ قَالاَ نَاسُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَعَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَھُوَیَعِظُ اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً یَعِظُ اَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ.وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَان (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں سمجھا رہا تھا (یعنی تنبیہ کررہا تھا کہ اتنی شرم کیوں کرتا ہے، شرم نے تجھ کو نقصان پہنچایا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حیا ایمان کا جز (شعبہ) ہے۔

تشریح: شعبۃٌ پر تنوین تعظیم کے لیے ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ حیاء ایمان کا ایک بڑا شعبہ ہے۔

حیاکے لغوی معنیٰ: وہ انقباض اور شرم جو ملامت یا کسی سزا کے ڈر سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔

حیاکے شرعی معنیٰ: حیا وہ خلق اور فطری ملکہ ہے جو بری چیز سے رکنے پر آمادہ کرے اور صاحب حق کے حق میں کوتاہی کرنے سے روکے۔

حیا کی ایک جامع تعریف: ناپسندیدہ چیز کے ارتکاب کے خوف سے نفس کا رک جانا چاہے وہ شرعی ہو، عقلی یا عرفی۔ اب اگر مکروہِ شرعی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ فاسق کہلاتا ہے اور اگر مکروہ عقلی میں پڑتا ہے تو وہ مجنون و پاگل کہلائے گا۔ اور مکروہِ عرفی میں پڑے گا تو وہ بے وقوف کہلائے گا۔

معلوم ہوا کہ حیاء کی تین قسمیں ہیں۔ شرعی، عقلی، عرفی۔ حیا کا سبب اگر امرِ شرعی ہے اور حیا نہ کرنے میں آدمی شریعت میں ملامت کا مستحق ہوتا ہے تو حیا شرعی ہے۔ اور اگر حیا کا سبب امرِ عقلی ہے اور حیا کے ترک میں یہ عقل کے نزدیک ملامت کا مستحق ہوتا ہے تو حیا عقلی ہے۔ اور اگر حیا کا سبب امرِ عرفی ہے اور حیا نہ کرنے کی وجہ سے عرف میں مذمت اور ملامت کا حقدار قرار دیا جاتا ہے تو وہ حیا عرفی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے ''الحیاء خیر کُلہ

سوال: ایمان کے بہت سے شعبے ہیں جن میں حیا بھی داخل ہے پھر ان میں سے صرف حیا کو مستقل کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: حیا ایک ایسا شعبہ ہے جس پر بہت سے شعبے مرتب ہوتے ہیں۔ بلکہ حیا ان کے وجود کا سبب بنتی ہے چنانچہ کہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاتا ہے ”بے حیا باش وہر چہ خواہی کن“، تو چونکہ حیا جھوٹ سے بچاتی ہے اس لیے اگر حیا ہوگی تو سوچے گا کہ اگر کل کو جھوٹ ظاہر ہوگیا تو کیا ہوگا؟ اسی طرح زنا، چوری وغیرہ غرضیکہ تمام برائیوں سے حیا بچاتی ہے۔ اس لیے خصوصیت سے اس کو ذکر فرمایا۔ شرم وحیا بے شک ایک فطری چیز ہے۔ ہر آدمی فطرت کے لحاظ سے باحیا ہوتا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ”حیا ایمان میں سے ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے تمہارے اندر فطری طور پر جو حیا رکھی ہے اس کو استعمال کرو اور اس نے جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے انکو بجالانے کے لیے حیا سے کام لو اور جن امور سے منع کیا ہے ان سے کنارہ کشی کر کے حیا کے مقتضی پر عمل کرو۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک فرمان میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اسی کتاب ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

”قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقُّ الْحَیَاءِ قَالَ:قُلْنَا :یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ،اِنَّا نَسْتَحْیِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ :لَیْسَ ذَاکَ ، وَلٰکِنْ اَلْاِسْتِحْیَاءُ مِنَ اللّٰہِ حَقُّ الْحَیَاءِ اِنْ تَحْفَظُ الرَّأْسَ وَمَاوَعِیَ ، وَالْبَطْنَ وَمَاحَوٰلِیْ ، وَتَتَذَکَّرُ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی ،وَمَنْ اَرَادَالْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃِ الدُّنْیَا،فَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ فَقَدْاِسْتَحْیَا مِنَ اللّٰہِ حَقُّ الْحَیَاءِ (ترمذی، حدیث ۲۴۵۸)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے جیسے حیا کا حق ہے اس طرح حیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے یا رسول اللہ! ہم تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ مطلب نہیں بلکہ اللہ سے حیاء کا حق یہ ہے کہ آدمی اپنے سر کی اور آنکھ کان وغیرہ جو اس میں شامل ہیں ان کی حفاظت کرے اور ان سب کو اللہ کی نافرمانی سے بچائے، اپنے پیٹ کو حرام کھانے سے دور رکھے، اپنی شرمگاہ کو بھی جو پیٹ کے ساتھ شامل ہے حرام سے بچائے، موت کو یاد کرے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہوجانے کا خیال کرے کہ یہ جسم کی تر و تازگی برقرار نہیں رہے گی، جو آدمی آخرت کو اپنا مقصود سمجھتا ہے۔ وہ دنیا کی زیب و زینت کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ جو آدمی یہ کام کرتا ہے وہ درحقیقت حیا کا حق ادا کرتا ہے۔“

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے حیا کے سلسلہ میں جو فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آدمی اللہ رب العزت کی نعمتوں کو اور اس سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے میں کوتاہیاں ہوتی ہیں دونوں کو پیش نظر رکھے، کسی کے کہنے کو تو ممکن ہے کہ وہ برا مان جائے اور توجہ نہ کرے لیکن وہ خود سوچے کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے احسانات ہیں اور میری کوتاہیوں کی فہرست کس قدر طویل ہے اس سوچ و بچار سے جو جذبہ اطاعت کی کیفیت پیدا ہوگی وہ حیا ہے اس کے لیے خصوصی فکر و اہتمام کی ضرورت ہے، افسوس ہے کہ دنیا کی چھوٹی چھوٹی اور حقیر خواہشات کے لیے بڑا اہتمام ہوتا ہے لیکن ہم کبھی تنہائی میں بیٹھ کر نہیں سوچتے کہ اللہ تعالیٰ کے ہم پر کتنے احسانات ہیں اور اس کے باوجود ہم کتنے قصوروار ہیں۔ منعم حقیقی اور اپنے خالق و مالک کا حق ادا کرنے میں کیسی کیسی کوتاہی ہم سے ہوتی رہتی ہے، ہمیں اس بات کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔ تھوڑا سا وقت اس کے لیے ضرور نکالنا چاہیے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا قرآن مجید کی تلاوت کے بعد تھوڑی دیر سوچ لیا کریں رات کو سونے سے پہلے تھوڑا سا غور کرلیا کریں، اس کو اپنے معمولات میں داخل کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ناکارہ کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com